سوال

(318) عورتوں کا نمازِ عید کے لیے نکلنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے آج کے دور میں عورتوں کے عید کے لیے نکلنے کا کیا حکم ہے، جبکہ فتنے بہت بڑھ گئے ہیں اور کچھ عورتیں خوب بناؤ سنگھار اور خوشبوئیں لگا کر نکلتی ہیں۔ اگر ہم اس کی اجازت دیں تو آپ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس بیان کے متعلق کیا کہیں گے جس میں وہ کہتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے یہ چلن ملاحظہ فرمالیتے تو وہ انہیں روک دیتے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک ہم سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ عورتوں کو عید گاہ کی طرف جانے کا کہا جائے تاکہ وہ اس خیر اور مسلمانوں کی نماز اور دعائے خیر میں شریک ہو سکیں، لیکن ان پر واجب ہے کہ انتہائی سادہ انداز میں بغیر زیب و زینت اور خوشبو وغیرہ کے نکلیں۔ انہیں یہ دونوں کام کرنے چاہئیں کہ عید کے لیے بھی نکلیں اور فتنے سے بھی بچیں۔ اور جو اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی زیب و زینت اور جمال کا اظہار کرتے ہوئے نکلتی ہیں اور خوشبوئیں لگا کر آتی ہیں تو یہ سب ان کی جہالت اور ان کے ذمہ داران کی کمزوری کا باعث ہے۔ اس تقصیر کے باعث انہیں ایک عام شرعی حکم سے نہیں روکا جا سکتا کہ وہ عید کے لیے نہ جائیں۔

اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ایک معروف قاعدہ ہے کہ جب کسی جائز کام کا نتیجہ حرام کی صورت میں نکلتا ہو تو وہ جائز بھی حرام ہو جاتا ہے۔ اگر عورتوں کی ایک کثیر تعداد شرعی انداز میں باہر نکلتی ہو تو ہم عمومی طور پر سب کو اس سے منع نہیں کر سکتے بلکہ ہم صرف انہیں ہی روکیں گے جو شرعی آداب کی مخالفت کرتی ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 270